

شہادتِ حضرت عون و محمد

زمینِ ٹیپ کے پواؤش کے پالے آئے دولوں کی شان ہتھیار بٹھا کے آئے
گھوڑے چمکا ہلائے ہوئے آئے قتل کرنے کو سواؤں کے رسالے آئے
جاڑے شیر چمکتی ہوئی تلواروں میں

گھر گئے دونوں جبری لاکھ تمگاؤں میں
ناگہان ج سے پیاسون ہوئی بارش تیر اور چمکنے لگی ہر ایک عین کی شمشیر
چھوٹے سے نیمچوں کو کھینچ کے وہ باہر مگر آکر لگے آپس میں کرنے تقریر

زخمِ شمشیرِ سنانِ رسم پہ ہنا بھائی
سبائے کی طرح مگر ساتھ ہی رہنا بھائی
کہیں ایسا نہ ہو ہم ہوں کہیں اور تم ہو کہیں یوں اگر مار بھی جائیں تو کچھ لطف نہیں
ایک ہی جا پہ گریں گھوڑوں بالائیں ہے یہ لازم کہ دم مرگ بھی ہم تم ہوں قریں
ساتھ ہی خلد کو دنیا سے سفر کر جائیں
خدمتِ احمد و زہرا میں برابر جائیں